بہتری رویوں میں

اہم معاشرتی موضوعات پر پیغامات

یہ کتابچہ آواز دو پروگرام نے ترتیب دیا اور شائع کیا ہے۔ تاہم اس کتابچے میں دی گئی معلومات اور خیالات آواز دو پروگرام کی پالیسیوں کی عکاسی نہیں کرتے۔
اس کتابچے میں دیے گئے پوسٹرز اور باقی معلومات کو، آواز دو پروگرام کا حوالہ دیتے ہوئے، عوام میں آگاہی کے مقصد کے لیے دوبارہ بھی شائع کیا جا سکتا ہے۔

تعارف

اس کتابچے میں ایسے معاشرتی موضوعات پر پیغامات دیے گئے ہیں جن کا ہماری زندگی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ان پیغامات کا مقصد شعور اور آگاہی پیدا کرنا ہے تاکہ ہم اپنے رویوں میں مثبت تبدیلی لاسکیں۔

یہ کتابچہ آواز دو پروگرام نے ترتیب دیا ہے۔ یہ پروگرام مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر صوبہ پنجاب اور خیبر پختونخواہ میں بچوں، خواتین، نوجوانوں اور پسماندہ طبقات کے حقوق کے فروغ کے لئے کام کررہا ہے۔ اس کتابچے میں اہم سرکاری اور غیر سرکاری ہیلپ لائنز اور سماجی تحفظ کے اداروں کی معلومات بھی شامل ہیں تاکہ آپ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھاسکیں۔

آپ اس کتابچے میں دی گئی معلومات اور پیغامات ضرور پڑھیں، اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ بھی ان پیغامات پر تبادلہ خیال کریں۔ہم امید کرتے ہیں کہ ان پیغامات کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد ہم ایک ایسا نیا طرزِعمل اختیار کریں گے جس کے نتیجے میں ایک مضبوط اور متوازن معاشرے کی تعمیر وتشکیل ہوسکے گی۔

کم عمری / جبری شادی

- کم عمر افراد (لڑکوں اور لڑکیوں دونوں ہی کی)، لیکن خاص طور پر لڑکیوں کی شنوائی نہ ہونا بھی رضامندی کے بغیر شادی کا باعث بنتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق پاکستان میں شادی کے لئے لڑکی کی رضامندی حاصل کرنے کی روایت موجود نہیں ہے۔[1]

- 14 فیصد لڑکیوں کی شادی، پاکستان میں، 15 سے 19 سال کی عمر میں ہوجاتی ہے۔[2] کم عمر لڑکیاں زچگی کی تاب نہ لا سکنے کی وجہ سے موت یا صحت کے شدید مسائل کا شکار ہوسکتی ہیں۔ پاکستان میں زچگی کے دوران اموات کی شرح جنوبی ایشیا میں بلند ترین ہے، اور بچپن کی شادی کا عام ہونا اس کی ایک نمایاں وجہ ہے۔ 157 لڑکیاں ایک لاکھ میں سے، پنجاب میں، دوران زچگی موت کا شکار ہوجاتی ہیں۔[3]

[1] Shirkat Gah and International Development Research Centre (IDRC), 2018
[2] National Institute of Population Studies (NIPS), Pakistan Demographic and Health Survey, 2017-2018
[3] Pakistan Maternal Mortality Survey, 2019

رخصتی کم عمر بیٹی کی یا اس کے بچپن کی؟

کم عمری کی شادی لڑکیوں کیلئے اور ان کے پیدا ہونے والے بچوں کیلئے جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ ماہرینِ صحت کے مطابق بچیوں کی شادی کم از کم 18 سال کے بعد ہونی چاہیے۔ انہیں ان کے بچپن، تعلیم اور اچھی صحت سے محروم نہ کریں۔

قانون کے مطابق اگر آپ کے علم میں کسی کم عمر لڑکی یا لڑکے کی شادی ہو رہی ہو تو فوراً اس کی اطلاع درج ذیل نمبرز پر دیں

پنجاب ویمن ہیلپ لائن

1043

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

کم عمری / جبری شادی

- پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ 2015 کے مطابق لڑکی کے لئے شادی کی عمر 16 سال ہے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر چھ ماہ قید اور 50 ہزار جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

- کم عمری اور جبری شادی کی شکار لڑکیوں اور خواتین پر خاوند یا سسرال کے دیگر افراد کی جانب سے گھریلو تشدد ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

- بچپن کی شادی کا لڑکیوں کی تعلیم پر انتہائی مضر اثر ہوتا ہے کیونکہ لڑکیوں کے شادی کے بعد سکول چھوڑ دینے کے امکانات کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔[1]

[1] Centre for Reproductive Rights (CRR) (2018), Ending Impunity for Child Marriage in Pakistan: Normative and implementation gaps

کم عمری، زبردستی کی شادی ظلم بھی ہے اور قانوناً جرم بھی

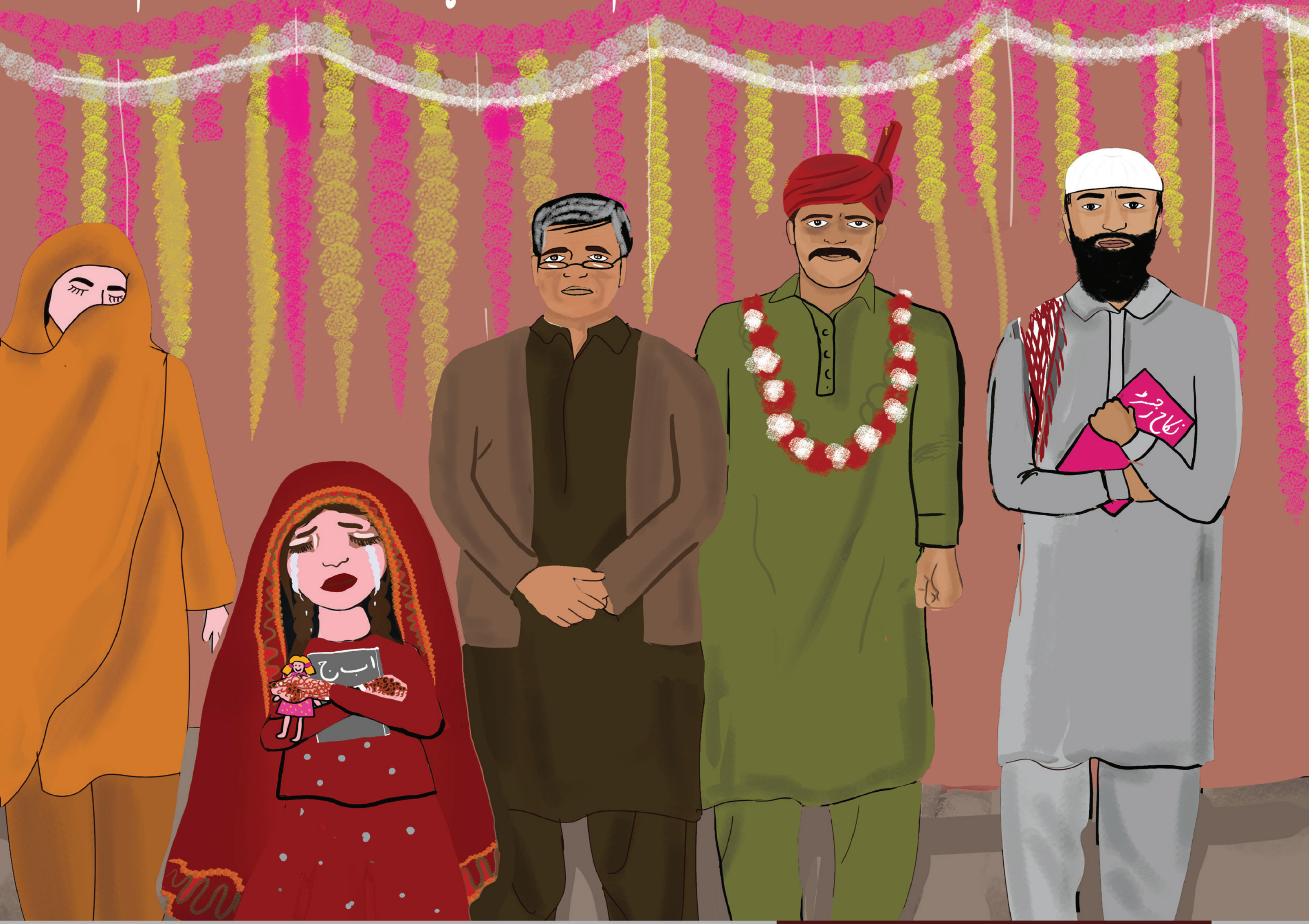

کم عمری کی شادی کروانے والے سزا کے مستحق ہیں۔ ہر ایسی شادی جس میں دلہا کی عمر 18 سال سے کم ہو اور دلہن کی عمر 16 سال سے کم ہو، قانوناً جرم ہے۔

قانون کے مطابق اگر آپ کے علم میں کسی کم عمر لڑکی یا لڑکے کی شادی ہو رہی ہو تو فوراً اس کی اطلاع درج ذیل نمبرز پر دیں

پنجاب ویمن ہیلپ لائن

1043

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

Aawaz آواز دو

بچوں سے مزدوری کروانا

- انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کا کنونشن 138، مزدوری کے لئے عمومی طور پر پندرہ سال کی عمر مقرر کرتا ہے۔ پندرہ سال کی عمر تک بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشو ونما جاری ہوتی ہے اور وہ کام کی جگہ پر موجود خطرات میں بالغ افراد کی نسبت کمزور ہوتے ہیں۔اس لئے کنونشن پُرخطر کام کے لئے جس میں بچوں کی صحت، تحفظ، اوراخلاقی اقدار کے لئے خدشات مضمر ہوں، اٹھارہ سال کی کم ازکم عمر متعین کرتا ہے۔[1]

- پاکستان میں دس سے سترہ سال کی عمر کے 57 لاکھ بچے مزدوری کرتے ہیں۔ بچوں سے مزدوری کی وجوہات میں شامل ہیں: تعلیمی سہولیات کی کمی، ان سہولیات کی رسائی میں مشکل اورکم اجرتی مزدوروں کی طلب۔[2]

---

1. International Labour Organisation (ILO), Minimum Age Convention, 1973 (No. 138)
2. International Labour Organization, United Nations Children's Fund, World Bank, Understanding Children's Work in South Asia, ILO, 2015.

بچوں سے مزدوری کروانا ظلم بھی ہے اور قانوناً جرم بھی

قانون کے مطابق پنجاب میں 15 سال سے کم عمر بچوں سے مزدوری اور ملازمت کروانا جرم ہے۔
اس کی سزا جرمانہ اور جیل ہے۔

اگر آپ بچوں کو مزدوری یا ملازمت کرتا دیکھیں تو ضلعی لیبر آفیسر کو اطلاع کریں

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

Aawaz آواز دو

بچوں سے مزدوری کروانا

- پاکستان میں 73 فیصد بچے اور 27 فیصد بچیاں دیہی علاقوں میں مزدوری کرتے ہیں اور یہ نسبتاً شہری علاقوں سے بہت زیادہ ہے[1]۔

- معاشرے میں بعض طبقات کی پسماندگی اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک، تعلیم اور ہنر کی کمی، سماجی تحفظ کے محدود انتظامات، غربت اور عدم مساوات بچوں کی مزدوری میں اضافے کے اسباب ہیں۔

- پاکستان میں چائلڈ لیبر کی وجوہات میں وہ سماجی رویے بھی شامل ہیں جن کے مطابق بچوں کی مزدوری کو قابلِ قبول سمجھا جاتا ہے۔ گھریلو ملازمت کرنے والے بچوں پر ایک تحقیق سے ظاہر ہوا کہ پڑھے لکھے گھرانوں میں بھی بچوں کا کل وقتی گھریلو ملازمت کرنا قابلِ قبول سمجھا جاتا ہے۔ ایک ضمنی مسئلہ یہ بھی ہے کی نوعمر کو بچوں کی بجائے نوجوان کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے، اور اس لئے کام (یا شادی) کا اہل سمجھا جاتا ہے[2]۔

[1] Pakistan Institute of Labour Education and Research (PILER) (2007-2008), Effectiveness of Interventions for the Release and Rehabilitation of Bonded Child Labour in the Carpet Industry of Thar, Sindh
[2] CSSR (2004b). A rapid assessment of bonded labour in hazardous industries of Pakistan: glass bangle-making, tanneries and construction. Collective for Social Science Research, Karachi. ILO

بچوں سے ملازمت کروانا ظلم ہے، ان کی مدد نہیں

قانون کے مطابق پنجاب میں 16 سال تک کی عمر کے بچے اور بچیوں کے لئے تعلیم لازمی ہے۔ ان سے گھریلو ملازمت کروانا اس قانون کی خلاف ورزی ہے۔

اگر آپ بچوں کو مزدوری یا ملازمت کرتا دیکھیں تو ضلعی لیبر آفیسر کو اطلاع کریں

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

بچوں سے مزدوری کروانا

- پنجاب میں بچوں کی مزدوری پر پابندی کے قانون 2016 کی سیکشن 11 کے مطابق 15 سال سے کم عمر بچوں سے مزدوری کروانے پر 6 ماہ تک قید اور 50 ہزار تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔

- پاکستان میں کم تعلیم یافتہ والدین کے بچوں میں مزدوری کرنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔[1]

---

[1]Anjum, F. (2015), Well-being of working children in carpet industry in Punjab, Pakistan: Issues, causes and interventions. PhD Thesis, University of Agriculture, Faisalabad, Pakistan

بچوں کی تعلیم بنائے انہیں باوقار

بچوں سے مزدوری کرے ان کا مستقبل خراب

قانون کے مطابق پنجاب میں 15 سال سے کم عمر بچوں سے مزدوری اور ملازمت کروانا جرم ہے۔
اس کی سزا جرمانہ اور جیل ہے۔

اگر آپ بچوں کو مزدوری یا ملازمت کرتا دیکھیں تو ضلعی لیبر آفیسر کو اطلاع کریں

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

Aawaz آواز دو

بچوں سے مزدوری کروانا

- ایک تحقیق کے مطابق پاکستان میں قالین بانی کی صنعت کے ساتھ وابستہ افراد میں 31.5 فیصد بچے تھے[1]۔ قالین بانی نہایت سخت کام ہے اور 1996 کے قومی چائلڈ لیبر سروے کے مطابق قالین بانی کی صنعت میں بچوں کے بیمار ہونے اور انہیں چوٹ لگنے کی شرح سب سے زیادہ تھی۔ اس شعبے پر مختلف تحقیقات سے ان خطرات کی نشاندہی ہوئی: کام سے متعلق چوٹیں؛ آنکھوں کی بیماریاں اور کم روشنی کی وجہ سے آنکھوں پر بوجھ؛ مسلسل ایک جگہ بیٹھے رہنے سے درد؛ گرد/ دھول سے لاحق ہونے والی سانس کی بیماریاں؛ سر درد؛ جسمانی ڈھانچے کا بگاڑ؛ کمزوری اور غذائیت کی کمی[2]۔

- بچوں کی مزدوری کی طلب کی سب سے بڑی وجہ کم اجرت مزدوروں کی غیر دستیابی ہے۔ بچے بالغ افراد کی نسبت زیادہ اطاعت گزار، اور بعض کاموں کے لئے زیادہ موزوں تصور کیے جاتے ہیں (جیسے قالین بانی جس میں دستی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے) اور اجرت کے معاملے میں کم خرچ سمجھے جاتے ہیں[3]۔

[1-3]Anjum, F. (2015), Well-being of working children in carpet industry in Punjab, Pakistan: Issues, causes and interventions. PhD Thesis, University of Agriculture, Faisalabad, Pakistan
[2]Nasir, Z. (2004). A rapid assessment of bonded labour in the carpet industry of Pakistan. ILO.

بچوں سے مزدوری کروانا ظلم بھی ہے اور قانوناً جرم بھی

اگر آپ بچوں کو
مزدوری یا ملازمت کرتا
دیکھیں تو ضلعی لیبر آفیسر
کو اطلاع کریں

قانون کے مطابق پنجاب میں 15 سال
سے کم عمر بچوں سے مزدوری اور
ملازمت کروانا جرم ہے۔
اس کی سزا جرمانہ اور جیل ہے۔

صنفی تشدد

- صنفی تشدد انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ ملک میں عزت اور وقار کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور سلامتی وتحفظ ہر ایک کا بنیادی حق ہے۔[1]
- صنفی تشدد ایک ایسا عمل ہے جس کے نتیجے میں جسمانی، نفسیاتی یا جنسی طور پر خواتین کو نقصان پہنچایا جاتا ہے یا دھمکیاں دی جاتی ہیں اور یا پھر انہیں آزادی سے محروم کیا جاتا ہے۔ صنفی تشدد گھر اور گھر سے باہر دونوں سطح پر وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔[2]
- صنفی تشدد کی مختلف اقسام ہیں جیسا کہ جسمانی، جنسی، نفسیاتی، معاشی، اور معاشرتی۔
- 16 سے 44 سال کی عمر کی خواتین کی پوری دنیا میں موت کی سب سے بڑی وجہ صنفی تشدد ہے۔[3]
- 26 فیصد شادی شدہ پاکستانی خواتین جذباتی تشدد جب کہ 23 فیصد جسمانی تشدد کا شکار ہیں۔[4]

[1]German Agency for International Cooperation (GIZ) (2010), Gender Based Violence Note - Gender Responsive Policing Resource Kit
[2]United Nations, (1993) Declaration on Elimination of Violence against Women. Pakistan ratified the Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women in 1996
[3]WHO, (2019) RESPECT women - Preventing Violence against Women
[4]National Institute of Population Studies (NIPS), Pakistan Demographic and Health Survey 2017-2018

تشدّد کا خاتمہ، آپ سب کے تعاون کے ساتھ

تشدّد قانونی اور اخلاقی جرم ہے۔ اس کو روکنے کے لئے ہر شخص کو خاندانی اور معاشرتی سطح پر اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔

صنف پر مبنی تشدّد کی صورت میں تحفظ حاصل کرنے کے لئے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں

پنجاب ویمن ہیلپ لائن

1043

گھریلو تشدّد اور ذہنی، جسمانی یا معاشی پریشانی پر بات کرنے کے لئے اور مدد حاصل کرنے کے لئے کال کریں

روزن ہیلپ لائن

0304-111-1741

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

Aawaz آواز دو

صنفی تشدد

- پاکستان میں 15 سے 49 سال کی عمر کی 28 فیصد خواتین نے 15 سال کی عمر سے ہی تشدد کا سامنا کیا ہے۔[1]
- 56 فیصد متاثرہ خواتین جو صنفی تشدد سے جانی طور پر تو بچ گئیں انہوں نے تشدد کو روکنے کے لئے نہ کسی سے بات کی اور نہ قانونی مدد حاصل کی۔[2]
- تشدد کی دھمکیوں سے ایک عورت اپنی عزت نفس کھو بیٹھتی ہے اور وہ اپنے دفاع اور قانونی مدد کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی۔ مسلسل تشدد کی وجہ سے عورت کے مختلف وسائل اور سہولیات مثلاً تعلیم، صحت اور روزگار تک رسائی اور فیصلہ سازی کا اختیار بھی محدود ہو جاتا ہے۔[3]
- 42 فیصد خواتین اور 40 فیصد مرد اس بات سے متفق ہیں کہ مخصوص حالات میں بیوی پر ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔ 58 فیصد خواتین اور 60 فیصد مرد اس بات سے متفق ہیں کہ کسی بھی حالت میں بیوی پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔[4]

[1-4] National Institute of Population Studies (NIPS), Pakistan Demographic and Health Survey 2017-2018

صنفی تشدّد آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، اس لئے اپنے حقوق کو پہچاننا ضروری ہے

تشدّد کی اقسام

جسمانی

ذہنی

جنسی

حفاظت کے طریقے

مدد مانگیں

ہیلپ لائن پر اطلاع دیں

قانونی کاروائی

صنف پر مبنی تشدّد کی صورت میں تحفظ حاصل کرنے کے لئے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں

پنجاب ویمن ہیلپ لائن

1043

گھریلو تشدّد اور ذہنی، جسمانی یا معاشی پریشانی پر بات کرنے کے لئے اور مدد حاصل کرنے کے لئے کال کریں

روزن ہیلپ لائن

0304-111-1741

کوئی بھی انسان تشدّد اور امتیازی سلوک کا مستحق نہیں۔

اقلیتی برادری

- پاکستان کی آبادی 96.2 فیصد مسلمانوں، 1.6 فیصد ہندو، 1.59 فیصد عیسائی اور 0.07 فیصد دیگر اقلیتوں پر مشتمل ہے۔ اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے کم مواقع، ملک میں اقلیتی برادری کی پسماندگی کی بڑی وجوہات ہیں[1]۔

- آئین پاکستان اقلیتی برادری کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور ان کو مذہبی اور ثقافتی رسومات ادا کرنے کی آزادی فراہم کرتا ہے۔

---

[1]Pakistan Bureau of Statistics, (2017), Population Census

امن و سلامتی ہر ایک کیلئے

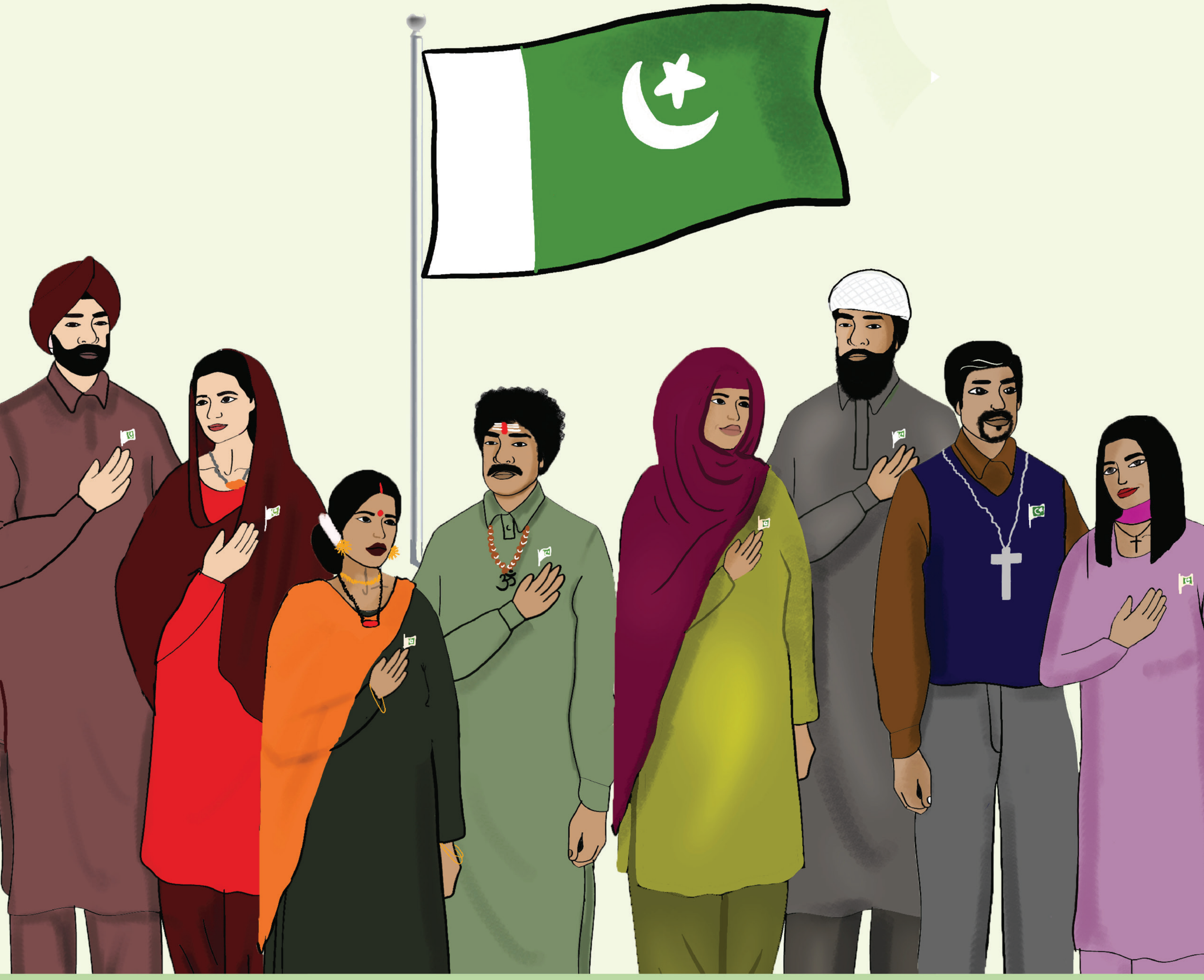

آئیں اپنی اقلیتی برادری کو ان کے تمام حقوق فراہم کریں تاکہ وہ بھی پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرسکیں۔

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

Aawaz
آوازدو

افراد باہم معذوری

- 33 لاکھ سے دو کروڑ 70 لاکھ افراد باہم معذوری، ایک اندازے کے مطابق، پاکستان میں ہو سکتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار حکومتی سطح پر مردم شماری اور غیر حکومتی اداروں کی تحقیق پر مبنی ہے۔[1]

- پاکستان میں افراد باہم معذوری کی جانب ہمدردانہ اور خیراتی رویوں کی بجائے حقوق پر مبنی کلچر کے فروغ کی ضرورت ہے تاکہ ان افراد کو زیادہ بااختیار بنایا جا سکے۔[2]

- پاکستان میں افراد باہم معذوری کے لیے معیاری تعلیم اور پر وقار روزگار تک رسائی کے مواقع محدود ہیں۔[3]

[1-3] British Council (2014), Moving from the margins: Mainstreaming persons with disabilities in Pakistan

صلاحیت مختلف، ہر فرد ہے منفرد

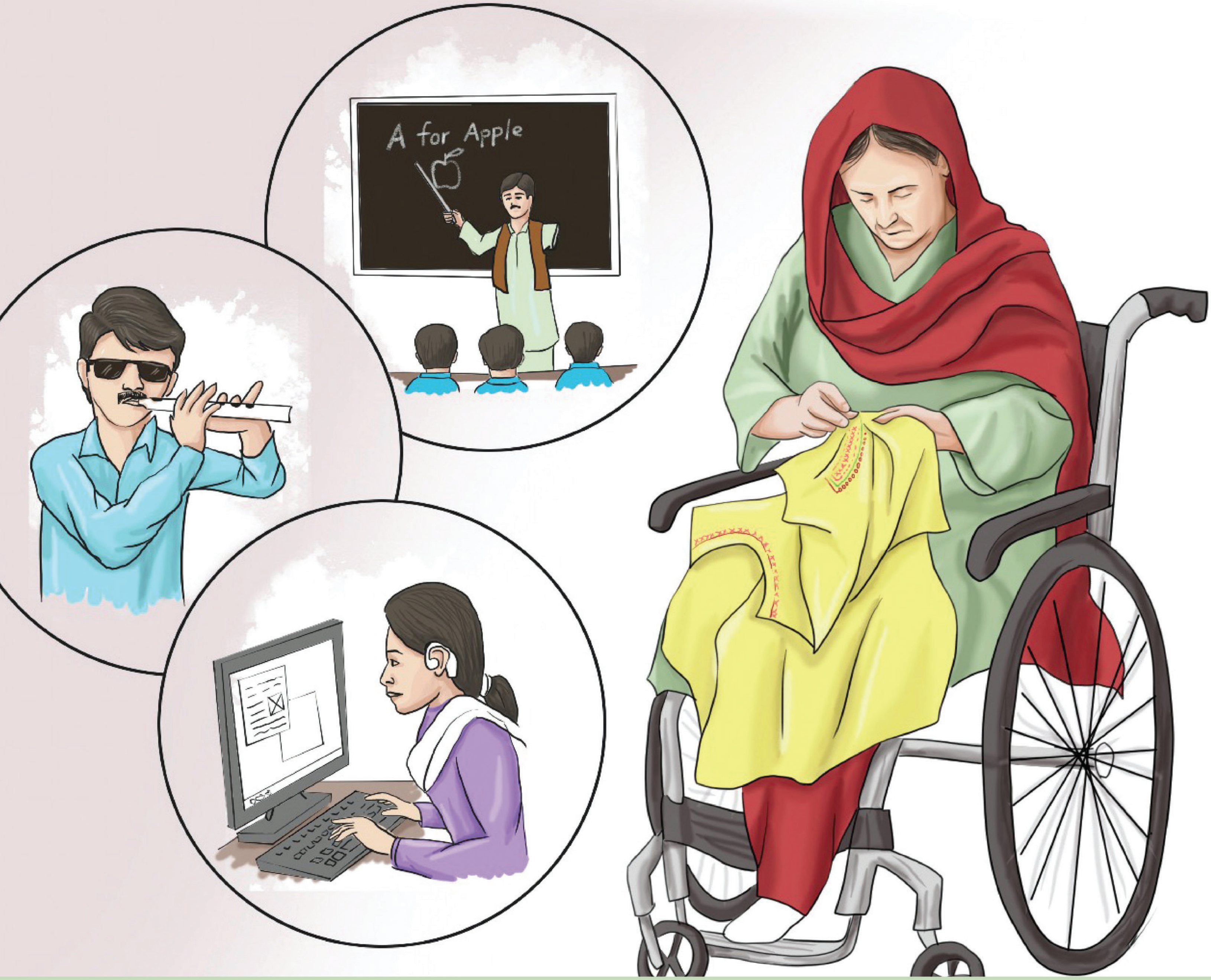

ہمارے امتیازی رویے افراد باہم معذوری کی ترقی میں
سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ ان رویوں کو بدلنا ہو گا۔

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

افراد باہم معذوری

- کرونا وائرس کی بیماری کی وجہ سے پیدا ہونے والے بحران نے، پاکستان میں سب سے زیادہ پسماندہ طبقے کو متاثر کیا ہے جیسا کہ افراد باہم معذوری۔
- افراد باہم معذوری کا کرونا وائرس کی بیماری سے شدید بیمار ہونے کا خطرہ زیادہ ہے۔ اس کی بنیادی وجہ پہلے سے بیمار ہونا، صحت کی سہولیات کا نہ ملنا اور کورونا وائرس کی احتیاطی تدابیر کی معلومات کا پتہ نہ ہونا ہوسکتا ہے[1]۔
- 230,000 افراد باہم معذوری کیلئے صرف ایک ماہر نفسیات اور اسلام آباد، پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا میں 330 خصوصی تعلیمی ادارے دستیاب ہیں[2]۔

[1] Disability-inclusive response to COVID-19 – Towards a better future for all, United Nations
[2] British Council (2014), Moving from the margins: Mainstreaming persons with disabilities in Pakistan

افراد باہم معذوری کا خصوصی خیال!

کورونا وبا سے تحفظ کے لئے افراد باہم معذوری کی دیکھ بھال پر مامور افراد کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

کورونا سے متعلق معلومات اُنہیں آسان طریقے سے سمجھائیں

حفاظتی تدابیر مثلاً صابن سے ہاتھ دھونا، 6 فٹ کا فاصلہ اور ماسک پہننا، ان پر عمل بھی کریں اور اُنہیں سکھائیں بھی

حفاظتی تدابیر پر عمل کرنے میں ان کی مدد کریں

ان کے زیرِ استعمال اشیاء کو باقاعدگی سے جراثیم سے پاک کریں

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

خواجہ سراء افراد

- 10,418 خواجہ سراء افراد، چھٹی مردم شماری، کے مطابق پاکستان میں رہتے ہیں۔تاہم عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی تعداد کو کم ظاہر کیا گیا ہے[1]۔

- خواجہ سراء افراد کا تحفظ حقوق ایکٹ 2018 ایک تاریخی قانون ہے جو پاکستان کی پارلیمنٹ نے پاس کیا ہے۔ یہ قانون شہریوں کو سرکاری دستاویزات پر اپنی جنس کی خودشناخت کرنے کا حق دیتا ہے اور خاص طور پر خواجہ سراء افراد کے حقوق کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس قانون کے تحت خواجہ سراء افراد کو ہراساں کرنا یا ان کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا ممنوع ہے۔

[1]Pakistan Bureau of Statistics (2017), Population Census

مسئلہ قابلیت نہیں، بلکہ امتیازی سلوک ہے

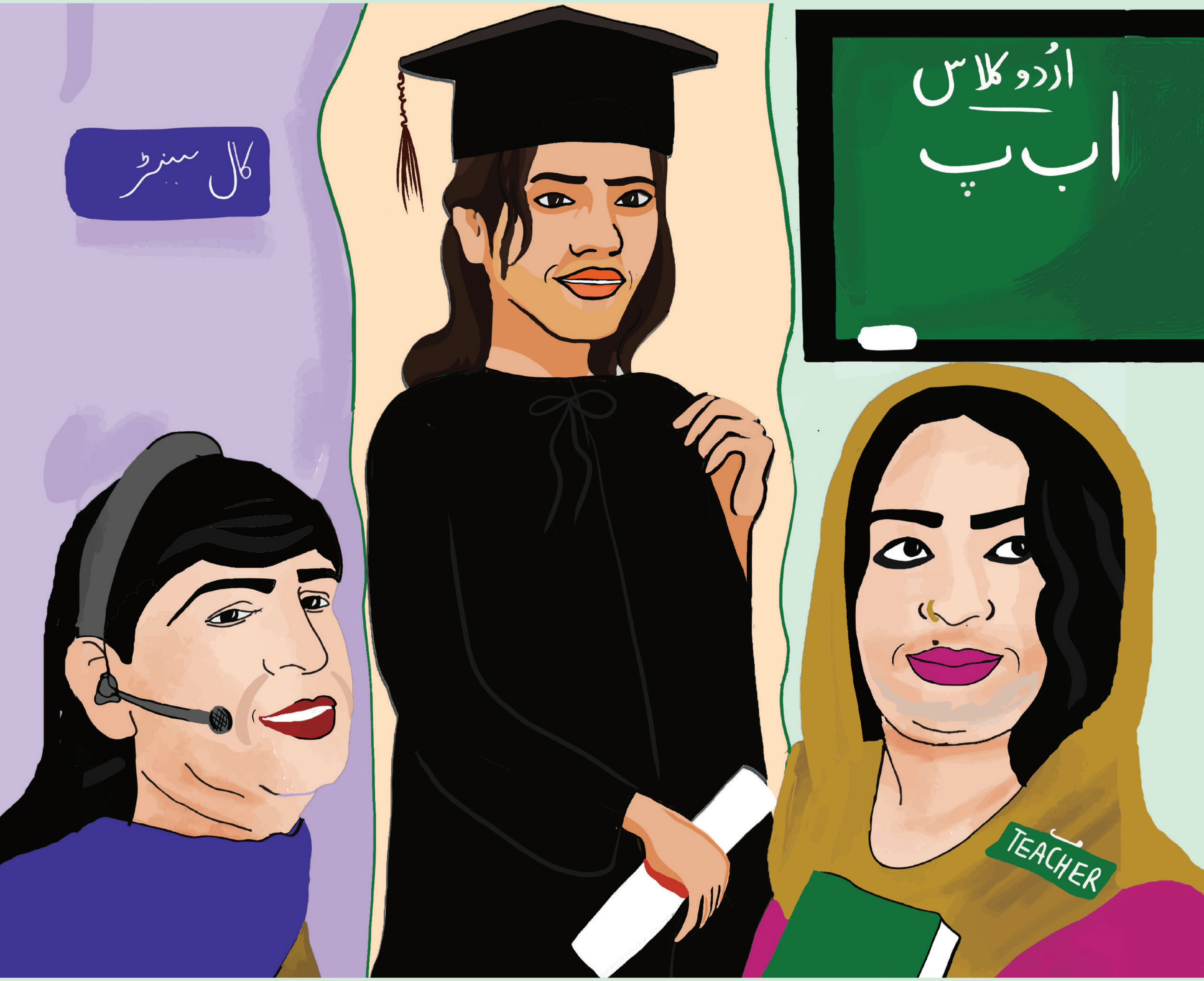

بلا امتیاز معاشرتی، تعلیمی اور سماجی سرگرمیوں میں خواجہ سرا افراد کو شمولیت کے مواقع فراہم کریں۔ جو کہ ان کا قانونی اور سماجی حق ہے۔

یہ پیغام آواز دو پروگرام کی جانب سے دیا جا رہا ہے

Punjab

آواز دو پروگرام

حقوق کی بات ۔ شمولیت کے ساتھ